صرف احمدی احباب کے لئے

وَعِبَادُ الرَّحْمٰنِ الَّذِيْنَ يَمْشُوْنَ عَلَى الْاَرْضِ هَوْنًا

واقفین زندگی سے حضور انور کی توقعات

(مربیان و معلمین کے فرائض)

"اب سونے کا ٹائم ختم ہو چکا ہے۔ اب تیز دوڑنے کا وقت ہے۔"

(خلیفۃ المسیح)

نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ

وقف کرنا جاں کا ہے کسب حلال
جو ہو صادق وقف میں ہے بے مثال
چمکیں گے واقف کبھی مانند بدر
آج دنیا کی نظر میں ہیں ہلال

واقفین زندگی کے لئے قیمتی نصائح

"اب میں واقفین کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا اقتباس پڑھتا ہوں۔ آج تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت کے حالات بدل گئے ہیں اور واقفین زندگی کے لئے بھی جماعت کے وسائل کے لحاظ سے جس حد تک سہولتیں بہم پہنچا سکتی ہے پہنچانے کی کوشش کرتی ہے۔ لیکن واقفین زندگی اور اب واقفین نو بھی بعض اس عمر کو پہنچ گئے ہیں اور جامعہ میں بھی ہیں اور کچھ کالجوں میں پڑھ رہے ہیں ان کو حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے یہ الفاظ ہمیشہ پیش نظر رکھنے چاہئیں جو میں پڑھوں گا۔

آپ علیہ السلام فرماتے ہیں۔

" ہمیں ایسے آدمیوں کی ضرورت ہے جو نہ صرف زبانی بلکہ عملی طور پر کچھ کر کے

(باقی حصہ ٹائٹل صفحہ 3 پر دیکھیں)

نصرت آرٹ پریس گول بازار ربوہ (چناب نگر)

دکھانے والے ہوں، علمیت کا زبانی دعویٰ کسی کام کا نہیں ہے۔ ایسے ہوں کہ نخوت اور تکبر سے بکلی پاک ہوں اور ہماری صحبت میں رہ کر یا کم ازکم ہماری کتابوں کا کثرت سے مطالعہ کرنے سے ان کی علمیت کامل درجہ تک پہنچی ہوئی ہو۔ (دعوت الی اللہ) کے سلسلے کے واسطے ایسے آدمیوں کے دوروں کی ضرورت ہے مگر ایسے لائق آدمی مل جاویں جو اپنی زندگی اس راہ میں وقف کر دیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہؓ بھی اشاعت اسلام کے واسطے دُور دراز ممالک میں جایا کرتے تھے۔ یہ جو چین کے ملک میں کئی کروڑ مسلمان ہیں اس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہاں بھی صحابہؓ میں سے کوئی شخص پہنچا ہوگا۔ اگر اسی طرح 20 یا 30 آدمی متفرق مقامات کو چلے جاویں۔ (اب تو اللہ تعالیٰ نے جماعت کو ہزاروں دے دیئے ہیں اب تو بہت جلد (دعوت الی اللہ) ہو سکتی ہے۔) سینکڑوں تو میدان میں ہیں اور ہزاروں پیچھے سے آ رہے ہیں انشاء اللہ تعالیٰ۔ مگر جب تک ایسے آدمی ہماری منشاء کے مطابق اور قناعت شعار نہ ہوں تب تک ہم ان کو پورے پورے اختیار بھی نہیں دے سکتے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہؓ ایسے قانع اور جفاکش تھے کہ بعض اوقات صرف درختوں کے پتوں پر ہی گزر کر لیتے تھے۔" (ملفوظات جلد پنجم صفحہ 682)

اس زمانے میں بھی کچھ عرصہ پہلے افریقہ میں بعض مربیان ہمارے گئے ہیں اور وہ وسائل کی کمی کی وجہ سے معمولی غذا کھا کر ہی گزارہ کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو توفیق دے کہ اپنی زندگیوں میں سادگی پیدا کریں اور قناعت پیدا کریں۔"

(خطبہ جمعہ 30/ اپریل 2004ء از الفضل انٹرنیشنل 14/ مئی 2004ء)

ہر گاؤں، ہر قصبہ، ہر شہر اور ہر بیت الذکر میں مربی کی ضرورت ہے۔

" پھر جہاں لوگ مالی قربانیں دیں وہاں جو معلمین اور (مربیان) ہیں وہ اپنی پوری پوری استعدادوں کو استعمال کریں۔ یہاں ہندوستان میں بھی اور پاکستان میں بھی اور دوسری جگہوں پر بھی۔ جیسا کہ میں نے کہا یہ تصور ہماری انتظامیہ کے ذہن میں بھی کئی جگہ پر آ گیا ہے۔ جماعتی عہدیداران کے اندر بھی موجود ہے کہ ہمارے، مربیان کی، معلمین کی جو تعداد ہے وہ کافی ہے۔ یہ صحیح نہیں ہے۔ اب زمانہ ہے کہ ہر گاؤں، ہر قصبہ میں اور ہر شہر میں اور وہاں کی ہر (بیت الذکر) میں ہمارا مربی اور معلم ہونا چاہئے۔ اب اس کے لئے بہر حال جماعت کو مالی قربانیاں کرنی پڑیں گی۔ تبھی ہم مہیا کر سکتے ہیں۔

پھر جماعت کے افراد کو اپنی قربانیاں کرنی پڑیں گی۔ اپنے بچوں کی قربانیاں کرنی پڑیں گی کہ ان کو اس کام کے لئے پیش کریں، وقف کریں۔ اور یہ سب ایسے ہونے چاہئیں کہ وہ تقویٰ کے اعلیٰ معیار پر بھی قائم ہوں۔ ہم نے صرف آدمی نہیں بٹھانے بلکہ تقویٰ پر قائم آدمیوں کی ضرورت ہے ۔۔۔۔۔۔۔۔ اللہ تعالیٰ تقویٰ پر چلنے والے مربیان اور معلمین ہمیں فرماتا رہے۔"

(الفضل انٹرنیشنل 27 جنوری 2006ء از مشعل راہ جلد پنجم حصہ سوئم صفحہ 172)

مربیان خلیفہ وقت کے نمائندے ہیں:

فرمایا:

"لیکن واقفین زندگی اور مربیان سے بھی میں یہ کہتا ہوں کہ دنیا چاہے آپ کے مقام کو سمجھے یا نہ سمجھے لیکن اللہ کی راہ میں قربانی کا جو آپ نے عہد کیا ہے اور پھر اس کو نیک نیتی سے خدا کی خاطر نبھا رہے ہیں تو دنیا کے لوگوں کی ذرا بھی پرواہ نہ کریں۔ چاہے اپنوں کے چرکے ہوں یا غیروں کے چرکے ہوں جو بھی لگتے ہیں ان پر خدا کے آگے جھکیں۔ آپ جماعتی نظام میں تعلیم وتربیت کے لئے، دنیا کو اسلام کا پیغام پہنچانے کے لئے، خلیفۂ وقت کے نمائندے ہیں۔ یہ آپ کی بہت بڑی ذمہ داری ہے۔ خلیفۂ وقت نے بہت سی ایسی باتوں پر آپ پر انحصار کیا ہوتا ہے جن پر بعض فیصلے ہوتے ہیں۔ اس لئے اس ذمہ داری کا احساس کرتے ہوئے ہر دنیاوی اونچ نیچ کو دل سے نکال دیں اور یکسوئی سے وہ کام سرانجام دیں جو آپ کے سپرد کئے گئے ہیں۔ اگر خداتعالیٰ کی خاطر یہ چرکے برداشت کرتے رہیں گے تو اللہ تعالیٰ خود ہی آپ کی سہولت کے لئے سامان بھی پیدا فرماتا رہے گا۔ ذہنی کوفت کو دُور کرنے کے لئے سامان بھی فرماتا رہے گا۔ مربیان کے گھروں میں بھی عہدیداروں کے رویوں کے متعلق بچوں کے سامنے کبھی باتیں نہیں ہونی چاہئیں۔ اپنی بیویوں کو بھی سمجھائیں کہ واقف زندگی کی بیوی بھی واقف زندگی کی طرح ہی ہوتی ہے یا ہونی چاہیے یا یہ سوچ رکھنی چاہیے۔ اس لئے ہر بات صبر اور حوصلے سے برداشت کرنی ہے اور صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کے حضور گڑگڑانا ہے، اس کے حضور جھکنا ہے۔"

(خطبات مسرور جلد دوم صفحہ 953,952 خطبہ جمعہ فرمودہ مورخہ 31 دسمبر 2004ء)

وقف کے معیار حاصل کرنے کے لئے سعی:

فرمایا:

"واقفین زندگی مرکز کی نمائندگی نہیں کررہے ہوتے، خلیفۂ وقت کی نمائندگی کررہے

ہوتے ہیں۔ آپ میں سے ہر واقف زندگی کو سوچنا چاہئے کہ کیا میں وقف کے معیار حاصل کر رہا ہوں اور کیا اس معیار کو حاصل کرنے کے لئے میرے قدم آگے بڑھ رہے ہیں جس معیار کو حاصل کرنے کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جامعہ کا قیام فرمایا تھا۔"

(الفضل انٹرنیشنل 17 / مارچ 2006ء)

ایک مربی کی رپورٹ پر حضور انور نے تحریر فرمایا:

"جو وقف زندگی کا اصل مقصد ہے اسے پورا کریں اور شریعت کے احکام کی پابندی کریں۔"

وقف زندگی فی زمانہ بہت بڑی چیز ہے:

فرمایا:

"تم واقف زندگی ہو اور فی زمانہ اس سے بڑی کوئی اور چیز نہیں۔ اپنے اندر قناعت پیدا کرو، نیکی کے معاملہ میں ضرور اپنے سے بڑے کو دیکھو اور آگے بڑھنے کی کوشش کرو۔ لیکن دنیاوی دولت یا کسی کی امارت تمہیں متاثر نہ کرے بلکہ اس معاملہ میں اپنے سے کمتر کو دیکھو اور خوش ہو کہ اللہ تعالیٰ نے تمہیں دین کی خدمت کی توفیق دی ہے اور اس دولت سے مالا مال کیا ہے۔ کسی سے کوئی توقع نہ رکھو۔ ہر چیز اپنے پیارے خدا سے مانگو۔"

(خطبہ جمعہ 27 / جون 2003ء از مشعل راہ جلد پنجم حصہ اوّل صفحہ 27)

وقف کا مقصد:

حضور انور نے جامعہ احمدیہ برطانیہ کی افتتاحی تقریب سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا:

"آپ اس گروہ میں شامل ہوئے ہیں جنہوں نے دوسروں کو دین سکھانے اور اللہ تعالیٰ کا

پیغام دنیا میں پہنچانے کا عہد کیا ہے، اس کے لئے اپنے آپ کو وقف کیا ہے۔"

(مشعل راہ جلد پنجم حصہ سوئم صفحہ 116,115)

وقف نام ہے قربانی کا:

پہلے نیشنل وقف نو اجتماع برطانیہ سے خطاب کرتے ہوئے حضور انور نے فرمایا:

" آپ نے وقف کیا ہے اور وقف نام ہے قربانی کا تو پہلے دن سے جب تک آپ اپنے دوسرے بہن بھائیوں کے لئے قربانی نہیں دیں گے بڑے ہو کر آپ انسانیت کے لئے قربانی نہیں دے سکیں گے۔ تو یہ بڑی ضروری چیز ہے۔"

(مشعل راہ جلد پنجم حصہ دوم صفحہ 169,168)

واقف زندگی کا مزاج اسلامی ہونا چاہئے:

فرمایا:

"ہر اس طالب علم کا جس نے اپنی زندگی وقف کی ہے بلکہ ہر واقف زندگی کا مزاج بدلنا چاہئے۔" (خطبہ جمعہ 23 دسمبر 2005ء از مشعل راہ جلد پنجم حصہ سوم صفحہ 166-167)

میرے خطبات کا اپنے آپ کو پہلا مخاطب سمجھیں:

مربیان کے ریفریشر کورس منعقدہ 2006ء میں حضور انور نے درج ذیل پیغام بھجوایا:

"اللہ تعالیٰ سب واقفین کو وقف کی روح قائم رکھتے ہوئے خالصتاً للہ خدمت دین کی توفیق دے۔ اللہ کرے یہ کورس علم تازہ کرنے، بڑھانے اور اپنا محاسبہ کرنے کا باعث ہو۔ اللہ

کرے یہ سب میرے خطبات کا سب سے پہلا مخاطب اپنے آپ کو سمجھنے والے ہوں اور دوسروں کے لئے نمونہ بنیں۔ اللہ آپ سب کو میرا سلطان نصیر بنائے۔"

☆ اور 2007ء کے ریفریشر کورس کے لئے حضور انور درج ذیل تاریخی پیغام بھجوایا:

"میرے خطبات ہی پیغام ہیں۔ جائزے لیں۔"

واقف زندگی ہر شام اپنے صدق، تقویٰ اور وفا کا جائزہ لے:

فرمایا:

i۔ "واقف زندگی کارکن کی صورت میں ہے۔ ان میں کبھی کسی قسم کی سستی اور سچائی سے ہٹی ہوئی بات نہ سامنے آئے۔ ہر ایک اپنا شام کو جائزہ لے تا کہ پتہ لگے کس حد تک صدق پر قائم ہوں، ضمیر گواہی دے کہ ڈرتے ڈرتے دن بسر کیا اور راتیں بھی اس بات کی گواہی دیں، تقویٰ سے رات بسر کی۔ اگر دن اور رات میں ہماری سچائی اور تقویٰ کا معیار رہے تو کامیابی ہے۔"

(خطبہ جمعہ یکم دسمبر 2006ء)

ii۔ حضور انور نے جامعہ احمدیہ برطانیہ کی افتتاحی تقریب سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا:

"رات کو سوتے ہوئے اپنا جائزہ لینے کی عادت ڈالیں کہ دن کے دوران کوئی لمحہ بھی ایسا تو نہیں جو میں نے ضائع کیا ہو۔ جب آپ اسی طرح اپنا جائزہ لے رہے ہوں گے تو ابھی سے آپ کو اپنے وقت کی قدر کا احساس بھی پیدا ہو جائے گا، وقت کے صحیح استعمال کی عادت بھی پڑ جائے گی۔ جب یہاں سے فارغ ہوں گے، مربی بن کر، مربی بن کر نکلیں گے تو اپنی زندگی ہر لمحہ اور ہر سکینڈ دین کی خاطر گزارنے والے ہوں گے اور جب اس طرح وقت گزاریں گے تو تبھی آپ اپنے عہد کو پورا کرنے والے کہلا سکیں گے۔"

(مشعل راہ جلد پنجم حصہ سوئم صفحہ 117,116)

تقویٰ کے معیار بلند کریں:

حضورانور نے جامعہ احمدیہ مورو گورو کے طلباء سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا:

" آپ میں تقویٰ ہونا چاہئے۔آپ دعائیں کر کے اور اپنے تقویٰ کے معیار کو بڑھا کر بہترین مربی بن سکیں گے۔تربیت کرسکیں گے اور جماعت کی خدمت کرسکیں گے۔ خدا کرے آپ ہر لحاظ سے اپنے معیار اونچے کرنے والے ہوں۔آمین"

(الفضل انٹرنیشنل 17/ مارچ 2006ء)

دنیاوی خواہشات ختم کر کے جماعت کی خدمت کریں:

حضورانور نے تنزانیہ کے طلباء سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا:

"اب آپ عام احمدی نہیں رہے۔ آپ نے وقف کر کے آپ کو پیش کر دیا ہے اور خداتعالیٰ کی خاطر، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پیغام کو پہنچانے کے لئے اپنے آپ کو پیش کیا ہے۔اب دنیاوی خواہشات ختم ہو جانی چاہئیں۔صرف ایک خواہش رہنی چاہئے کہ ہم نے دین میں ترقی کرنی ہے، روحانیت میں ترقی کرنی ہے۔ دینی تعلیم حاصل کرنی اور جماعت کی خدمت کرنی ہے۔"

(الفضل انٹرنیشنل 17/ جون 2005ء)

جماعت میں اطاعت کی روح پیدا کریں:

فرمایا:

"یہاں میں مربیان اور مبلغینکو ایک اور بات کی توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ ایک تو جیسا کہ میں نے کہا کہ جہاں جہاں بھی وہ ہیں اپنے اعلیٰ نمونے دکھاتے ہوئے امراء کی اطاعت کے

نمونے دکھائیں اور اگر امیر میں یا عہدیدار میں کوئی ایسی بات دیکھیں جو جماعتی روایات کے خلاف ہو تو عہدیداران کو اور امیر کو علیحدگی میں توجہ دلائیں۔ حدیث میں یہی آیا ہے کہ اگر تم کسی امیر میں گناہ دیکھو تو تب بھی تم اس کی اطاعت کرو، توجہ دلاؤ۔ دعا کرو اس کے لئے ، اور اگر وہ عہدیدار اور امیر پھر بھی اپنی بات پر زور دے اور یہ سمجھتے ہوں کہ جماعتی مفاد متاثر ہو رہا ہے تو پھر خلیفہ وقت کو اطلاع کر دیں۔ لیکن یہ تاثر کبھی بھی جماعت میں نہیں پھیلنا چاہئے کہ مربی اور امیر کی آپس میں صحیح Understanding نہیں ہے۔ یا اس میں تعاون نہیں ہے۔ دوسرے یہ بھی مربیان کو خیال رکھنا چاہئے کہ مربی کے لئے کبھی بھی جماعت کے کسی فرد کے ذہن میں یہ تاثر نہیں پیدا ہونا چاہئے کہ فلاں مربی یا مبلغ کے فلاں شخص سے بڑے قریبی تعلقات ہیں۔ اور اگر کوئی معاملہ اس کے سامنے پیش کیا جائے تو فلاں مربی یا مبلغ یا واقف زندگی اس کی ناجائز طرف داری کرے گا۔ مربی یا واقف زندگی کسی بھی مرکزی عہدیدار کا یہ کام ہے کہ وہ اپنے آپ کو ہر مصلحت سے بالا رکھ کر ہر تعلق پس پشت ڈال کر جماعتی مفاد کے لئے کام کرنا ہے۔ اور جماعت کے افراد کے عمومی طور پر بھی اور بعض معاملات اُٹھنے پر خاص طور پر بھی ایسا رویہ رکھیں اور تربیت کریں کہ فریقین ہمیشہ اطاعت کے دائرہ میں رہیں۔ یہ مربیان کی بہت بڑی ذمہ داری ہے کہ جماعت میں اطاعت کی روح پیدا کر دیں۔ کیونکہ آپ کو اللہ تعالیٰ نے دینی علم سے نوازا ہے۔ پس اس طرف خاص توجہ دیں۔ جماعت میں جماعت کی روح پیدا کرنے کے لئے بنیادی چیز ہی یہ ہے کہ جماعت کے ہر فرد میں اطاعت کا جذبہ اور روح پیدا کر دیں۔"

(خطبہ جمعہ 09/جون 2006ء)

نظام جماعت کا احترام لوگوں میں پیدا کریں:

فرمایا:

"اصل میں تو امراء، صدران، عہدیداران یا کارکنان جو بھی ہیں ان کا اصل کام تو یہ ہے کہ اپنے اندر بھی اور لوگوں میں بھی نظام جماعت کا احترام پیدا کیا جائے۔ اور اسی طرح جماعت کے تمام افراد کا بھی یہی کام ہے کہ اپنے اندر بھی اور اپنی نسلوں میں بھی جماعت کا احترام پیدا کریں۔ نظام جماعت کا احترام پیدا کریں۔"

(مشعل راہ جلد پنجم حصہ اوّل صفحہ 103,102)

لوگوں کے لئے پیار و محبت کے پَر پھیلائیں:

فرمایا:

"اب عہدیداروں کو پھر میں یہ کہتا ہوں کہ لوگوں کے لئے پیار و محبت کے پَر پھیلائیں۔ خلیفہ وقت نے آپ پر اعتماد کیا ہے اور آپ پر اعتماد کرتے ہوئے اس پیاری جماعت کو آپ کی نگرانی میں دیا ہے۔ ان کا خیال رکھیں۔ ہر ایک احمدی کو یہ احساس ہو کہ ہم محفوظ پَروں کے نیچے ہیں۔ ہر ایک سے مسکراتے ہوئے ملیں چاہے وہ چھوٹا ہو یا بڑا ہو۔ بعض عہدیدار میں نے دیکھا ہے بڑی سخت شکل بنا کر دفتر میں بیٹھے ہوتے ہیں یا ملتے ہیں۔" (خطبات مسرور جلد دوئم صفحہ 953)

احباب جماعت سے نرمی سے ملیں:

مربیان کینیڈا سے فرمایا:

"مربیان کی طرف سے سختی نہیں ہونی چاہئے۔ پیار و محبت سے سمجھایا کریں۔ شفقت کا

سلوک رکھیں اس طرح وہ زیادہ قریب آتے ہیں۔ بچوں اور نوجوانوں پر یہاں کے ماحول کا اثر ہے۔ آپ سختی کریں گے تو وہ پیچھے ہٹ جائیں گے اس لئے نرمی سے قریب کریں۔
جو لوگ جماعت سے Attach ہیں جماعت سے مستقل رابطہ اور تعلق ہے ان سے جو مرضی سلوک کریں ان کے رابطہ میں کوئی کمی نہیں ہوگی لیکن ایک طبقہ ایسا ہے جو نرمی چاہتا ہے ان سے نرم رویہ رکھا جائے۔ نرمی کے اوپر جماعتی تعلیم، روایات اور تقدس کو قربان نہیں کر دینا۔ دونوں چیزیں اکٹھی چل سکتی ہیں۔" (الفضل انٹرنیشنل 19/اگست 2005ء)

اپنی بیویوں سے ملاطفت اور حسن سلوک سے پیش آئیں:

فرمایا:

ا۔ "ایسے مربیان اور معلمین کے جائزے لیں جو اپنے گھر کو نہیں سنبھال سکتے وہ دوسروں کو کیا نمونہ دکھائیں گے۔" (مورخہ 23/دسمبر 2006ء)

لوگوں کے معاملات آپ کے پاس امانت ہیں:

فرمایا:

"جماعت کا ہر کارکن یہ بات یاد رکھے کہ اگر کسی دفتر میں کسی عہدیدار کے پاس کوئی معاملہ آتا ہے یا کسی کارکن کے علم میں کوئی معاملہ آتا ہے چاہے وہ ان کی نظر میں انتہائی چھوٹے سے چھوٹا معاملہ ہو۔ وہ اس کے پاس امانت ہے اور اس کو حق نہیں پہنچتا کہ اس سے آگے یہ معاملہ لوگوں تک پہنچے۔ ایک راز ہے، ایک امانت ہے، پھر کسی کی کمزوریوں کو اچھالنا تو ویسے بھی ناپسندیدہ فعل ہے اور منع ہے بڑی سختی سے منع ہے۔ اور بعض دفعہ تو یہ ہوتا ہے کہ کسی بات کا وجود ہی

نہیں ہوتا اور وہ بات بازار میں گردش کر رہی ہوتی ہے۔اور جب تحقیق کرو تو پتہ چلتا ہے کہ فلاں کارکن نے فلاں سے بالکل اور رنگ میں کوئی بات کی تو جو کم از کم نہیں تو سو سے ضرب کھا کر باہر گردش کر رہی ہوتی ہے۔تو جس کے متعلق بات کی جاتی ہے جب اس تک یہ بات پہنچتی ہے تو طبعی طور پر اس کے لئے تکلیف کا باعث ہوتی ہے۔اول تو بات اس طرح ہوتی نہیں اور اگر ہے بھی تو تمہیں کسی کی عزت اچھالنے کا کس نے اختیار دیا ہے۔"

(خطبہ جمعہ 08/اگست 2005ء از مشعل راہ جلد پنجم حصہ اوّل صفحہ 50,49)

نماز تہجد باقاعدگی سے ادا کریں:

طلباء جامعہ احمدیہ قادیان سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا:

"آپ مربی، معلم بن کر جا رہے ہیں آپ کو بڑی باقاعدگی سے رات کو اُٹھنا چاہئے اور نوافل ادا کرنے چاہئیں۔آپ کو تو باقاعدگی سے دعائیں کرنی چاہئیں۔اپنے لئے بھی دعا کرنی چاہئے۔" (الفضل انٹرنیشنل 17/مارچ 2006ء)

☆ جامعہ احمدیہ کینیڈا کے طلباء اور اساتذہ کو ایک خط میں مخاطب ہو کر حضور انور نے فرمایا:

"یہاں یاد رکھیں کہ آپ خدا کے مسیح کی خاص فوج میں شامل ہو چکے ہیں۔آج اس بھٹکی ہوئی دنیا کو آپ نے ہی اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے لے کر آنا ہے۔ تا کہ دنیا اپنے مقصد پیدائش کو سمجھے اور اپنے پیدا کرنے والے خدا کے حضور جھکنے والی ہو۔یاد رکھیں یہ کام خدا تعالیٰ کے فضل کے بغیر نہیں ہوں گے۔اس لئے خدا کے حضور گڑگڑاتے ہوئے اپنی سجدہ گاہوں کو تر کرتے ہوئے اس کے حضور جھکتے رہیں۔تا خدا تعالیٰ ہمیشہ اپنی تائید و نصرت اور اپنے فضلوں کی بارش آپ پر برساتا رہے۔" (وقف زندگی کی اہمیت و برکات صفحہ 386)

نوافل ضرورادا کریں:

فرمایا:

i۔ "یہ جو ہفتہ میں دو نفل پڑھتے ہیں۔ یہ بچوں کو عادت ڈالنے کے لئے تو ٹھیک ہے۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تو دو نفل ہر احمدی کے لئے مقرر کئے ہیں اور یہ عام احمدی کا کم از کم معیار ہے جس نے ابھی اپنے آپ کو دین کی خدمت کے لئے، پیغام پہنچانے کے لئے اُس طرح پیش نہیں کیا ہوتا جس طرح آپ نے پیش کیا ہے۔"

(الفضل انٹرنیشنل 17/مارچ 2006ء)

ii۔ "مربیان کو نوافل کی طرف توجہ دلائیں۔ اگر نوافل ہوں گے تو فرائض خود ہی ادا ہوں گے۔"

غور وخوض کے ساتھ تلاوت قرآن کریم کریں:

جامعہ احمدیہ برطانیہ کی افتتاحی تقریب میں طلباء سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا:

"قرآن کریم کی تلاوت روزانہ کرنا آپ کی تعلیم کا حصہ ہے۔ اور پابندی ہوگی ہوسٹل میں رہنے والوں کے لئے کہ نماز کے بعد تلاوت کیا کریں لیکن اس کی تلاوت اور اس کو سمجھنا اس لئے بھی اپنے اوپر لازم کرلیں کہ ہم نے اپنی زندگی پر اس تعلیم کو لاگو کرنا ہے۔ اس پر عمل کرنا ہے۔ اُن علماء کی طرح نہیں ہونا جو دوسروں کے لئے تو علم سیکھ لیتے ہیں لیکن اپنے پر عمل کرنے کی ان کو توفیق نہیں ہوتی۔ جب وقت آئے تو سو بہانے تراشتے ہیں۔"

(مشعل راہ جلد پنجم حصہ سوئم صفحہ 119,118,117)

درس القرآن میں احکامات پر زور دیں:

فرمایا:

"مربیان کرام قرآن کریم کا درس دیتے ہیں۔قرآن کریم کے درس میں ایسے حصے ہونے چاہئیں کہ یہ باتیں کرنے والی ہیں اور یہ وہ امور ہیں جن کو خدا تعالیٰ کرنے کا حکم دیتا ہے اور یہ وہ باتیں اور امور ہیں جن سے خدا تعالیٰ روکتا ہے۔"

(الفضل انٹرنیشنل 16/جون 2006ء)

چار گھنٹے مطالعہ کریں:

فرمایا:

"مطالعہ کی طرف بہت کم توجہ ہے۔مشکل سے شاید کوئی ہو جو دو گھنٹے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب کا مطالعہ کرتا ہو۔ایک گھنٹہ قرآن کریم کا مطالعہ کرتا ہو۔اسی طرح حدیث کا مطالعہ کرتا ہو۔۔۔۔۔۔۔جبکہ چار گھنٹے بآسانی مطالعہ ہوسکتا ہے۔"

(ملاقات مربیان بتاریخ 03/اگست 2005ء برموقعہ جلسہ سالانہ UK)

14 گھنٹے کم ازکم جماعت کے لئے ہوں:

فرمایا:

"اکثر کے پاس اتنا وقت ہوتا ہے کہ چار گھنٹے تو مطالعہ آرام سے ہوسکتا ہے۔کیونکہ چودہ گھنٹے کم ازکم ایسے ہیں جو بہر حال آسانی سے ہر مربی کو جماعت کو دینے چاہئیں۔آپ میں سے ہر

ایک اپنا جائزہ لے اور دیکھے کہ چودہ گھنٹے Regular دیتے ہیں کہ نہیں۔"

(ملاقات مربیان بتاریخ 03/اگست 2005ء برموقعہ جلسہ سالانہ یوکے)

6 گھنٹے آرام کے ہوں:

حضور انور نے جامعہ احمدیہ کینیڈا کے طلباء اور اساتذہ کو مخاطب ہو کر فرمایا:

"شیڈول اتنا مصروف نہیں ہے جتنا ہونا چاہئے۔ان کو نمازوں سمیت 18 گھنٹے کا پروگرام بنا کر دینا چاہئے کہ چھ گھنٹے صرف ریسٹ اور آرام کے ہوں۔ان کو اتنا مصروف رکھیں کہ کچھ اور سوچنے کا موقع نہ ملے۔ان کے سپرد بعض کتب کریں کہ آپ نے یہ پڑھنی ہیں اور اتنے عرصہ میں اس کا مطالعہ ختم کرنا ہے۔" (الفضل انٹرنیشنل 12/اگست 2005ء)

روزانہ ڈائری لکھنے کی عادت ڈالیں:

i۔ مربیان نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ کے ریفریشر کورس منعقدہ 2005ء میں حضور انور نے درج ذیل پیغام بھجوایا:

"روزانہ ڈائری لکھنے کی عادت پر خاص طور پر زور دیں۔"

ii۔ دنیا بھر سے آئے ہوئے مربیان کی ملاقات کے دوران ہدایت دیتے ہوئے فرمایا:

"ڈائری لکھنے کی عادت ڈالنی چاہئے جس میں صبح اٹھنے سے لے کر رات سونے تک کے کام درج ہوں جس میں نمازوں کا ذکر ہو کہ کتنی باجماعت پڑھی ہیں، سیر کا، ناشتے کا، مطالعہ کا، لوگوں سے ملاقات اور جماعتی کاموں کے ساتھ ساتھ زندگی کی نجی باتوں کا بھی ذکر کریں اور ساتھ ساتھ محاسبہ کریں۔"

iii۔ "روزانہ ڈائری لکھنے کی عادت ڈالیں۔ڈائری میں آپ نے اپنی انتہائی ذاتی زندگی کے علاوہ ہر بات لکھنی ہے۔ڈائری میں آپ نے لکھنا ہے کہ نمازوں کے اوقات میں کتنی باجماعت ادا ہوئی ہیں۔ناشتے کے بعد آپ نے کتنے لوگوں سے تبلیغی نشستیں کی ہے۔کتنی دیر تربیت کے لئے گئے۔کتنی دیر سیر کے لئے گئے۔کتنا مطالعہ کیا۔یہ ساری باتیں ہوں اس میں اور پھر روز جو کام ہیں نظر آنے چاہئیں۔" (بتاریخ 03/اگست 2005ء بر موقعہ جلسہ سالانہ UK)

iv۔ مربیان جرمنی کے ساتھ میٹنگ میں فرمایا:

"صبح تہجد کے وقت اٹھنے سے لے کر رات سونے تک جو کام کیا ہے وہ لکھیں۔"

(الفضل انٹرنیشنل 14/اکتوبر 2005ء)

تربیت پر خطبات دیں:

فرمایا:

i۔ "مربیان کو تربیت کے موضوع پر مہینہ میں ایک خطبہ دینا چاہئے کہ اسلام کی کیا حالت تھی، کس طرح لوگ بگڑ گئے اور اسلام کی تعلیم کو بھول گئے۔ پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام تشریف لائے۔آپؑ نے جو اسلامی تعلیمات بیان کیں اور جس پر ہمارے بزرگ قائم رہے اور انہوں نے اپنے پاک نمونے چھوڑے ہمیں ان بزرگوں کے ان نمونوں پر چلنا چاہئے۔

ii۔ "نوجوان بازاروں میں پھر رہے ہوتے ہیں ان کو دیکھ کر اندازہ ہو جاتا ہے اور پتہ لگ جاتا ہے کہ ان کے رویہ اور کردار میں جماعتی روایات کا اظہار ہے یا نہیں تو ان کی تربیت کریں اور اپنے تربیتی خطبات میں ان امور کو مدنظر رکھیں۔ ماحول سے پتہ چل جاتا ہے کہ کن چیزوں میں تربیت کی ضرورت ہے۔"

iii۔ "مربیان کو ہر چھٹا خطبہ مالی قربانی کی اہمیت پر دینا چاہئے اور چوتھا یا پانچواں خطبہ نمازوں پر اور عبادت پر ہونا چاہئے۔اور لوگوں میں یہ روح پیدا کی جائے کہ پانچ وقت کی نمازیں پڑھنی ہیں اور جو پانچ وقت کی نمازیں پہلے ہی ادا کرتے ہیں انہوں نے باجماعت ادا کرنی ہے۔"

(الفضل انٹرنیشنل 05رمئی 2006ء)

جماعتوں میں باری باری جمعہ پڑھائیں:

فرمایا:

i۔ "مربیان اپنے ریجن کی جماعتوں میں باری باری نماز جمعہ ادا کریں۔"

ii۔ "جب دورہ کرتے ہیں تو اپنا شیڈول اس طرح بنائیں کہ مختلف جماعتوں میں باری باری نماز جمعہ ادا ہو۔"

iii۔ "نماز جمعہ باری باری اپنے حلقہ کی مختلف جماعتوں میں جا کر ادا کیا کریں۔"

(الفضل انٹرنیشنل 19راگست 2005ء)

تربیتی نکتہ نگاہ سے حلقہ کے کوائف مربیان کے پاس ہوں:

فرمایا:

" گہرائی میں جا کر جائزہ لینا ہوگا کہ ہر جماعت میں کتنے لوگ ہیں جو نمازیں نہیں پڑھتے اور گھر میں بھی نماز نہیں پڑھتے۔ان کا جائزہ لیں۔ پھر ان کی تربیت کے لئے پروگرام بنائیں۔ جو گھر میں نماز نہیں پڑھتا اس کو گھر میں تو نماز پڑھائیں۔ یہ مربیان اور سیکرٹریان تربیت کا کام ہے۔۔۔۔۔۔۔جو مرکزی جلسے ہوتے ہیں ان میں ایسے پروگرام ہوں اور مضامین ہوں جو

تربیت پر ہوں۔ مرد خود بھی نماز پڑھیں۔اپنی عورتوں کو بھی نماز پڑھائیں اور اپنے بچوں کو بھی نماز پڑھائیں۔خود قرآن کریم پڑھیں۔گھروں میں ان کی عورتیں بھی قرآن کریم پڑھیں اور ان کے بچے بھی قرآن کریم کی تلاوت کریں۔۔۔۔اسی طرح جو تربیت میں کمزور ہیں ان کو پتہ ہونا چاہئے کہ ہم کیوں احمدی ہوئے ہیں اور احمدی کیوں اپنے بچوں کی شادیاں غیروں میں نہیں کرتے جماعت کے عقائد اور تعلیم اور بنیادی دینی امور کا سب کو علم ہونا چاہئے۔۔۔۔۔جو نئے بیعت کرنے والے ہیں ان کی پرانے احمدیوں سے شادیاں ہوئی ہیں۔ان کی تربیت کے لئے پروگرام مردوں کو بھی دیں اور عورتوں کو بھی دیں۔ان کی اس طرح تربیت ہو کہ ان کی نسل احمدی ہو جائے۔۔۔۔۔میاں بیوی کے آپس کے تعلقات ٹھیک ہونے چاہئیں۔شادیاں ہوتی ہیں پھر علیحدگی ہو جاتی ہے۔تربیت کے یہ مسائل ہیں ان کو حل کرنا چاہئے۔

یہ سب تربیت کے مسائل ہیں جو امیر، مربیان اور تربیت کے سب سیکرٹریان کا کام ہے۔"

(الفضل انٹرنیشنل 16 رجون 2006ء)

نماز پر نہ آنے والوں کی وجوہات کو جاننا مربی کا کام ہے:

حضور انور نے نیشنل مجلس عاملہ جرمنی کے ساتھ میٹنگ میں فرمایا:

"مجلس عاملہ ہر دوسرے مہینے اپنے اجلاس میں نمازوں کی صورتحال کا جائزہ لے۔خاص طور پر ایجنڈا میں نمازوں کے جائزہ کو رکھیں۔لوکل لیول پر بھی تمام جماعتوں میں مجالس عاملہ نمازوں کے بارہ میں غور کیا کریں۔اگر نتائج صحیح نہیں آرہے تو معلوم کریں کیا وجوہات ہیں۔کس طبقہ میں نمازیں نہ پڑھنے کا رجحان ہے۔بعض دفعہ یہ وجہ بن جاتی ہے کہ فلاں امام الصلوٰۃ ہے اس لئے وہاں نماز نہیں پڑھنی۔اگر ایسی صورتحال ہے تو مربیان کو اس طرف فوری توجہ دینی چاہئے اور اصلاح کرنی چاہئے۔"

(الفضل انٹرنیشنل 14راکتوبر 2005ء)

بیوت الذکر بنائیں:

فرمایا:

"جہاں جہاں بیوت الذکر نہیں ہیں ان کی بھی فہرست بنائیں اور پھر ایک پروگرام بنا کے، پلان کر کے Phases میں، ہر علاقے میں کتنی بیوت الذکر بننی چاہئیں۔ ایک ہی جگہ Concentrate نہ کردیں بلکہ مختلف جگہوں کو Allocate کریں۔ اتنی اتنی بیوت الذکر ان جماعتوں میں آپ کی ہوں۔"

اپنے علاقہ بارے مربی کو معلومات ہونی چاہیئے:

حضور انور نے ایک مربی صاحب سے دریافت فرمایا کہ آپ کے صوبے کی کتنی آبادی ہے، صوبہ کا رقبہ کتنا ہے، کتنی آبادی یا ووٹر پر ممبر پارلیمنٹ بنتا ہے۔ فرمایا:

"مربی کو ہر بات کا علم ہونا چاہیئے۔ اپنے علاقہ کا کم از کم علم ہونا چاہیئے۔"

(الفضل انٹرنیشنل 24رفروری 2006ء)

مربیان تربیت کی طرف توجہ دیں:

فرمایا:

"خلع اور طلاق کی جو وجوہات بالعموم ہمارے سامنے آتی ہیں ان میں (ذہنی ہم آہنگی، متشدانہ رویہ، حصول ویزا، غیر اخلاقی الزامات، مالی الزامات، یہ اظہار کہ پسند نہیں) شامل ہیں۔ اپنے مربیان سے کہیں کہ تربیت کی طرف توجہ دلائیں اور لوگوں کو سمجھائیں کہ شادی کوئی کھیل تو نہیں کہ کرلی اور پھر چھوڑ دیا۔ پہلے ہی سوچ سمجھ کر فیصلہ کرنا چاہیئے۔ نیز جو تشدد کرنے والے ہیں

ان پر بھی نظر رکھنی چاہئے اور ان کو سمجھانا چاہئے کہ یہ طریق پسندیدہ نہیں۔ اس سے منع فرمایا گیا ہے۔"

(خط بنام مکرم ناظر صاحب اصلاح وارشاد مرکزیہ مورخہ 29ستمبر 2006ء)

تربیت کا کام مربیان کا ہے:

حضور انور نے ممبران نیشنل مجلس عاملہ جرمنی کے ساتھ میٹنگ میں فرمایا:

"تربیت کا کام مربیان کا ہے تو تربیت کا کام جماعت کے عہدیداران کا بھی ہے، سب سے پہلے اپنی تربیت کا کام ہے۔ کمیٹیاں بنانے کے بعد معاملات اور ظلم بجائے کم ہونے کے پہلے بڑھ گئے ہیں۔ اس بارہ میں اصلاحی کمیٹیاں مربیان اور مجلس عاملہ کو اپنا کردار ادا کرنا چاہئے۔"

(الفضل انٹرنیشنل 14اکتوبر 2006ء)

انٹرنیٹ کے نقصانات سے بچوں کو بچانا مربیان کی ذمہ داری ہے:

مربیان جرمنی کے ساتھ میٹنگ کے دوران فرمایا:

"انٹرنیٹ کی برائی کے بارہ میں اب مختلف اطراف سے آوازیں اُٹھ رہی ہیں۔ اب دنیا نے یہ تسلیم کرلیا ہے کہ اس کے نقصانات بہت ہیں۔ گھر اجڑ رہے ہیں، بچے تباہ ہو رہے ہیں، گھروں میں کرپشن پیدا ہوگئی ہے۔ انٹرنیٹ کی طرف بہت زیادہ توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ ------ انٹرنیٹ کے نقصانات پر مضامین لکھے جائیں۔ جن لڑکوں اور لڑکیوں کو انٹرنیٹ کی وجہ سے چوٹیں لگی ہوئی ہیں ان سے مضامین لکھوائے جائیں۔"

(الفضل انٹرنیشنل 14اکتوبر 2005ء)

ہر گھر کا دورہ کریں:

فرمایا:

اپنے اپنے ریجن کی تمام جماعتوں کے دورے کریں اور رابطے کریں اور لوگوں سے رابطے کریں۔۔۔۔۔۔۔اگر آپ بعض گھروں میں جائیں گے اور بعض گھروں میں نہیں جائیں گے تو لوگ اعتراض کریں گے، بدظنی کریں گے کہ ہمارے گھر میں نہیں آئے۔ اس لئے ہر گھر میں جائیں تا کہ کسی کو اعتراض کا موقع پیدا نہ ہو۔"

(الفضل انٹرنیشنل 14/اکتوبر 2005ء)

کمزور افراد کے گھروں میں جائیں:

i۔ حضور انور نے مربیان سلسلہ کینیڈا اور USA کے ساتھ میٹنگ میں فرمایا:

"جو لوگ پیچھے ہٹے ہوئے ہیں ان سب سے رابطہ کریں۔ انفرادی رابطے کریں ان کے گھروں میں جائیں، ان سے ملیں اس طرح ان کو اپنے ساتھ ملائیں۔ جو لوگ بیت الذکر نہیں آتے جہاں ان کے گھروں کے وزٹ کر کے ان کو بیت الذکر میں لانے کی کوشش کریں وہاں یہ بھی کوشش کریں کہ ان کے بیوی بچے آجایا کریں۔"

(الفضل انٹرنیشنل 12/اگست 2005ء)

ii۔ "آپ لوگ بیت الذکر میں چلے جاتے ہیں اور وہاں موجود لوگوں سے رابطہ ہو جاتا ہے لیکن وہ لوگ جو بیوت الذکر میں نہیں آتے ان سے گھروں میں جا کر ملنا ضروری ہے۔ اس سلسلہ میں سکیم بنائیں اور کام کا آغاز کریں۔"

(ملاقات مربیان بتاریخ 03/اگست 2005ء بر موقعہ جلسہ سالانہ UK)

پیچھے ہٹے لوگوں سے رابطہ بڑھائیں:

شرق اوسط کے مربیان سے مخاطب ہو کر فرمایا:

"جو لوگ پیچھے ہٹ گئے ہیں اور رابطہ میں نہیں ہیں ان سے رابطے بحال کریں۔ جو لوگ بالکل ہٹے ہوئے ان سے ذاتی رابطے کئے جائیں۔ ان لوگوں کو جو دوست ہیں ان کے ذریعہ ان پر اثر انداز ہوا جائے کہ یہ لوگ کم از کم جماعت سے رابطہ کر سکیں اور نظام سے منسلک ہو جائیں۔"

(الفضل انٹرنیشنل 05 رمئی 2006ء)

مربی ذاتی روابط کے علاوہ ٹیم ورک کرے:

فرمایا:

"ایک رابطہ ہے عہدیدار کی حیثیت سے اور ایک رابطہ ہے بھائی، دوست اور ہمدرد کی حیثیت سے۔ ضروری نہیں کہ مربی یا امیر یا سیکرٹری تربیت ایسے لوگوں سے رابطہ کرنے خود جائے آپ یہ دیکھیں کہ ایسے لوگوں کو واپس لانے کے لئے اور رابطہ کے لئے کس کو استعمال کر سکتے ہیں۔"

(الفضل انٹرنیشنل 26 رمئی 2006ء)

رشتہ ناطہ میں مربیان کا کردار:

فرمایا:

"بعض خاندانوں پر پرانے داغ لگے ہوتے ہیں جو دھل بھی چکے ہوتے ہیں لیکن اس کے باوجود لوگ اس چیز کو لے کر بیٹھے رہتے ہیں اور رشتے نہیں دیتے یا اگر رشتے ہوتے ہیں تو پھر طعنے دیتے رہتے ہیں۔ اس بارہ میں امیر صاحب، صدران جماعت اور مربیان کو کوشش کرنی چاہئے۔

باہر سے جو رشتے آتے ہیں ان کی بہت تحقیق کر لیا کریں۔ اسی طرح باہر سے آنے والے رشتوں میں اور یہاں سے بھی ہونے والے رشتوں میں فیملی بیک گراؤنڈ بھی دیکھ لیا کریں۔ بعض دفعہ لڑکی اور لڑکا نیک ہوتے ہیں لیکن والدین ٹھیک نہیں ہوتے جس کی وجہ سے شادیاں خراب ہوتی ہیں۔"
(الفضل انٹرنیشنل 19/اگست 2005ء)

ذیلی تنظیموں کی راہنمائی کریں:

فرمایا:

" آپ ذیلی تنظیموں میں دخل اندازی تو نہیں کر سکتے لیکن ان کی راہنمائی کر سکتے ہیں کہ کس طرح کام کریں اور اپنے پروگرام بنائیں۔ خدام کو کس طرح بیت الذکر لے کر آئیں اور عورتیں کس طرح اپنے بچوں کو بیت الذکر لے کر آئیں اور بیت الذکر سے ان کا تعلق جوڑیں۔"
(الفضل انٹرنیشنل 05/ 2005ء)

فقہی مسائل جہاں ابہام ہو فتویٰ نہ دیں:

حضور انور نے مربیان کو ہدایت دیتے ہوئے فرمایا:

"جن معاملات، مسائل کا تعلق فتویٰ سے ہے اس بارہ میں اپنے خیال کا اظہار ہرگز نہ کریں کہ میرے خیال میں ایسا ہے۔ بلکہ مسئلہ دریافت کرنے والے کو یہ بتایا جائے کہ مرکز سے مفتی سلسلہ سے پوچھ کر بتائیں گے۔ جہاں ابہام ہو کہ یہ بھی ہو سکتا ہے، یہ بھی ہو سکتا ہے تو اس بارہ میں اپنی رائے کا اظہار نہ کریں بلکہ مفتی سلسلہ سے پوچھ لیا کریں۔"
(الفضل 14/اکتوبر 2005ء)

انتظامی معاملات میں دخل اندازی نہ کریں:

فرمایا:

i۔ "سیکرٹری مال کسی مربی کو کہتا ہے کہ چندوں کی یہ رقم ہے اسے رکھ لیں تو مربی کو اسے یہ کہنا چاہئے کہ صدر جماعت کے سپرد کریں یا بنک میں جمع کروائیں۔

ii۔ "مربیان براہ راست انتظامی معاملات میں دخل نہیں دیتے لیکن جہاں تک تربیت کا، جماعت کو توجہ دلانے کا کام ہے وہ آپ نے کرنا ہے۔ کسی کی غلطی دیکھ کر براہ راست جو ٹوک ہو جاتے ہیں وہ نہ ہوا کریں۔ عمومی طور پر توجہ دلانی چاہئے۔ اگر اصلاح کی زیادہ ضرورت ہے تو پھر ذاتی طور پر توجہ دلائیں۔"

(الفضل انٹرنیشنل 19 راگست 2005ء)

iii۔ "ایسا کام جو پالیسی میٹرز سے تعلق رکھتا ہے اس میں بغیر نیشنل امیر کے مشورہ کے کوئی قدم نہیں اُٹھانا اور امیر مرکز سے مشورہ کے بغیر کوئی قدم نہیں اٹھائے گا۔ پالیسی میٹرز میں براہ راست کسی نے کوئی دخل نہیں دینا۔ کسی معاملہ میں کسی دوسرے فریق کو چیلنج دینا کسی مربی کا کام نہیں ہے۔ کسی کا اتنا مقام ہے کہ وہ چیلنج دے تو اس کے مقام دیکھتے ہوئے کہ اس کی اجازت دینی ہے یا نہیں اس بارہ میں مرکز فیصلہ کرے گا۔"

(الفضل انٹرنیشنل 05 رمئی 2005ء)

iv۔ "مربیان مالی طور پر Involve نہیں ہوتے۔ چندے اکٹھے نہیں کرتے۔ کسی مالی معاملہ کو کسی مربی نے اپنے ہاتھ میں نہیں لینا سوائے اس کے کہ امیر جماعت نے کسی مربی کے سپرد کوئی خاص ڈیوٹی لگائی ہو۔ اور اس بات کا عاملہ کو بھی پتہ ہو کہ مربی کے سپرد امیر جماعت کی طرف سے یہ خاص کام ہوا ہے۔" (الفضل انٹرنیشنل 05 رمئی 2005ء)

مربی ضلع کی مکمل اطاعت کریں:

فرمایا:

"عہدیداران پر خود بھی لازم ہے کہ اطاعت کا اعلیٰ نمونہ دکھائیں اور اپنے سے بالا افسر یا عہدیدار کی مکمل اطاعت اور عزت کریں۔ اگر یہ کریں گے تو آپ کے نیچے جو لوگ ہیں افراد جماعت ہوں یا کارکنان ہوں آپ کی مکمل اطاعت اور عزت کریں گے۔"

(مشعل راہ جلد پنجم حصہ اوّل صفحہ 109-110)

تبادلہ کے وقت اپنے سے پہلے مربی کے نقائص بیان نہ کریں:

فرمایا:

" کوئی شخص اپنے زور بازو سے کبھی بھی پاک صاف نہیں ہوسکتا اور واسطوں میں ہوتا ہے کہ اگر کسی کو کوئی خدمت کرنے کا موقع مل جائے، کسی کام پر مقرر کر دیا جائے تو مقرر ہونے کے بعد اپنے سے پہلے عہدیدار یا کارکن کے متعلق نقائص نکالنے شروع کر دے کہ دیکھو یہ کام میں نے کیسے اعلیٰ رنگ میں کر لیا ہے۔ جب کہ مجھ سے پہلے عہدیدار یا کارکن سے ہو ہی نہیں سکا یا اس میں اتنی لیاقت ہی نہیں تھی کہ وہ کر سکتا جب کہ صحیح طریق تو یہ ہے کہ اگر کام ہو گیا ہے تو اللہ تعالیٰ سے مدد مانگے ۔ اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرے کہ اس نے مجھے یہ توفیق دی کہ یہ کام میرے ذریعہ سے ہو گیا ہے۔ اور یہ دعا کرے کہ اے اللہ! اب اس وجہ سے میرے دل میں کوئی بڑائی نہ آنے دینا اور میری اصلاح کر دینا۔ تو اس طرح کے بہت سے واقعات ہیں جو روزمرہ ہوتے رہتے ہیں۔ تو انسان کو

ہمیشہ یہ مدنظر رکھنا چاہئے ورنہ شیطان کے راستے پر چل کر کم از کم جو اچھا کام بھی ہوا ہو، ان کاموں کو مکمل کرنے کے بعد یونہی اپنی نیکی کا اظہار کرنے کے بعد کہ دیکھو میں نے یہ کر دیا، وہ کر دیا، اپنی نیکی کو برباد کرنے والی بات ہے۔"

(خطبہ جمعہ 12 ر دسمبر 2003ء از مشعل راہ جلد پنجم حصہ اوّل صفحہ 115,114)

مربیان دعوت الی اللہ کے لئے کون سے ذرائع اختیار کریں:

شرق اوسط کے مربیان سے فرمایا:

"دعوت الی اللہ کے پروگراموں میں مربیان کو جماعتوں کی راہنمائی اور مدد کرنی چاہئے۔ آپ براہ راست Invove نہ ہوں۔ لیکن متعلقہ شعبوں اور داعیین الی اللہ کی راہنمائی کریں۔۔۔۔۔چھوٹی جگہوں کا جائزہ لے کر (دعوت الی اللہ) کرنی چاہئے کہ کیا یہاں کوئی فائدہ ہوسکتا ہے۔" (الفضل انٹرنیشنل 05 رمئی 2006ء)

دعوت الی اللہ کے لئے نئی راہیں سوچیں:

مربیان کینیڈا اور USA سے مخاطب ہو کر فرمایا:

i۔ "مربیان کو سوچنا چاہئے کہ کس طرح انہوں نے (دعوت الی اللہ) کے لئے نئے راستے نکالنے ہیں۔

جو احمدی عمر رسیدہ ہیں اور فارغ ہیں ان کو (دعوت الی اللہ) کے کام پر لگائیں اور باقاعدہ

انتظام کے تحت چھوٹے شہروں میں بھجوائیں۔" (الفضل انٹرنیشنل 12 /اگست 2005ء)

ii۔ "دعوت الی اللہ کے لئے نئی راہیں تلاش کریں اور دیہاتوں میں شہروں سے باہر چھوٹی آبادیوں میں جائیں اور (دعوت الی اللہ) کے لئے اپنا طریق کار بدلیں۔ضروری نہیں کہ پرانی طرز ہی ہو۔دیہاتوں میں نفوذ کریں قریب کے دیہاتوں میں کام کریں اس طرح آپ کا تعارف بڑھے گا۔نیک لوگ قریب آئیں گے۔وقت تو لگے گا لیکن اسی طرح نفوذ ہوگا۔"

(الفضل انٹرنیشنل 19 /اگست 2005ء)

نومبائعین کو دُعاؤں سے سنبھالیں:

فرمایا:

i۔ "جو بیعت کرتے ہیں مربیان ان سے مستقل رابطہ رکھیں۔یہ نہیں ہونا چاہئے کہ وقتی طور پر جوش ہوتا ہے اور ماحول کا اثر ہوتا ہے اس میں تو نئے آنے والے سے رابطہ رہا اور بعد میں بھول گئے۔مربیان کا کام ہے کہ دُعاؤں کے ساتھ ان کو سنبھالیں اور اپنے نوافل ان لوگوں کے لئے رکھ لیا کریں۔"

ii۔ "اگر مربیان کا رویہ اچھا ہو، اچھا نمونہ اور رابطہ ہو تو بہت سے لوگ (شامل جماعت) رہ جاتے ہیں۔" (الفضل انٹرنیشنل 12 /اگست 2005ء)

iii۔ "نومبائعین سے مسلسل رابطہ بہت ضروری ہے۔ان کا ریکارڈ ہر مربی کے پاس ہو کہ کتنے نومبائعین آپ کے حلقہ میں ہیں۔ان سے رابطہ کے لئے الگ ٹیم تیار کریں جو ان نومبائعین کی تعلیم وتربیت کے لئے ہر جہت سے رابطہ رکھے۔حضور نے فرمایا میری خواہش ہے کہ 10 سال تک شامل ہونے والوں سے رابطہ ٹوٹنا نہیں چاہئے۔"

نومبائعین سے رابطے زندہ کریں:

حضور انور نے مربیان ہندوستان کو ہدایت دیتے ہوئے فرمایا:

"نومبائع صرف وہ ہے جس نے گزشتہ تین سال میں بیعت کی ہو۔اس سے اوپر نومبائع نہیں ہے۔ ہر بیعت کرنے والے کو تین سال بعد جماعت کا فعال حصہ ہونا چاہئے۔ اگر ایسا نہیں ہے تو یہ آپ لوگوں کی کمزوری اور سستی ہے۔اس لئے استغفار کریں اور خدا سے اپنی سستی کی معافی مانگیں اور اب ان کو نظام میں شامل کریں۔" (الفضل انٹرنیشنل 24رفروری 2006ء)

خلافت جوبلی سے قبل 70 فیصد نومبائعین زندہ کریں:

فرمایا:

i۔ "گزشتہ دس سال یا اس سے زائد عرصہ میں جو بیعتیں ہوئی ہیں وہ نظر نہیں آ رہیں۔بیعتیں تو یقیناً ہوئی ہوں گی مگر بیعت کروانے والوں نے بیعتیں کروانے کے بعد انہیں چھوڑ دیا۔ان سے رابطے نہیں رکھے۔جن کی وجہ سے وہ ضائع ہوگئیں۔اس لئے مربیان اس طرف خصوصی توجہ کریں اگر بیعتیں ہوئی ہیں تو سامنے نظر آنی چاہئے بیعت کروانے کے بعد انہیں ضائع ہونے کے لئے چھوڑ دیا گیا ہے جس کا گناہ آپ کے سر ہے (یہ فقرہ حضور انور نے دو دفعہ دہرایا)"

ii۔ یہ عذر پیش کرنا کہ لوگ یعنی نومبائعین اپنی جگہ بدل گئے ہیں قابل قبول نہیں۔اگر آپ کا ان سے رابطہ ہے تو Migrate کرتے وقت آپ کو علم ہونا چاہئے کہ وہ کہاں گئے ہیں اگر جماعت کے سسٹم میں ان کو شامل کیا ہوتا تو وہ ضائع نہ جاتے۔راتوں رات تو وہ شہر چھوڑ کر غائب نہیں ہوگئے۔ آخر ان کا کاروبار تھا۔ان کے بیوی بچے تھے جن کو انہوں نے ساتھ لے کر جانا تھا اس لئے ان

رابطوں کو زندہ کریں اور بحال ہونے والے رابطوں کا ماہانہ رپورٹس میں ذکر ہونا چاہئے۔"

iii۔ اب خلافت جوبلی قریب آرہی ہے اس لئے ایک مہم کے طور پر یہ کام آپ کے کام میں شامل ہونا چاہئے۔ امراء کے تعاون سے تربیت کے لئے علیحدہ ٹیمیں بنائیں آپ خلیفہ وقت کے نمائندہ کے طور پر اپنی جگہ پر موجود ہیں۔ کتنے لوگ ضائع ہو چکے ہیں کتنے قصبے ہیں، کتنے شہر ہیں، کتنے علاقے ہیں جہاں گزشتہ 10 سالوں میں آپ گئے ہی نہیں۔ آنکھیں بند کر کے حقائق نہیں چھپ جایا کرتے۔ اس لئے 2008ء خلافت جوبلی تک گزشتہ دس سال یا اس کے زائد عرصہ میں ہونے والی بیعتوں میں 70 فیصد رابطہ زندہ کرنا ہے اور یہ لوگ ہمیں نظر آنے چاہئے۔"

(ملاقات مربیان بتاریخ 03 اگست 2005ء برموقعہ جلسہ سالانہ UK)

تمام مربیان وصیت کریں:

فرمایا:

"جن مربیان کی وصیت نہیں ہے وہ سارے وصیت کریں۔ چونکہ مربی نے وصیت کی طرف دوست احباب کو راغب کرنا ہوتا ہے اس لئے وصیت ہوگی تو لوگوں کو وصیت کے نظام سے منسلک ہونے کی تلقین کرسکتا ہے۔"

خلافت جوبلی کے لئے تیاری:

فرمایا:

"خلافت جوبلی کے لئے ابھی سے پروگرام بنا کر کام شروع ہو جانا چاہئے۔ امراء سے

Discuss کریں اور جن امور کا تعلق تربیت سے ہے علمی پروگرام ہیں وہ امراء سے مل کر شروع کریں۔"   (ملاقات مربیان بتاریخ 03راگست 2005ء بر موقعہ جلسہ سالانہ UK)

خلافت جوبلی کی دعائیں:

فرمایا:

"جوبلی کی دعاؤں کی طرف خصوصی توجہ دلائیں اپنے اپنے سنٹرز اور بیت الذکر میں آویزاں کریں۔ذاتی طور پر ہر ایسے شخص تک پہنچیں اور جائزہ لیں کہ ان پر عمل ہو رہا ہے یا نہیں۔"

(ملاقات مربیان بتاریخ 03راگست 2005ء بر موقعہ جلسہ سالانہ UK)

حضرت مولوی عبدالکریم سیالکوٹی صاحب اور حضرت مولوی برہان الدین جہلمی صاحب کے مشن کو جاری رکھیں۔

جامعہ احمدیہ صد سالہ تقریبات پر اساتذہ، طلبہ اور مربیان کو پیغام بھجواتے ہوئے فرمایا:

"میں سلطان القلم کے غلاموں کو اس خوشی کے موقعہ پر یہ پیغام دینا چاہتا ہوں کہ خدمت دین کے لئے زندگیاں وقف کرنا بہت بڑی سعادت ہے۔حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ میں حضرت مولوی عبدالکریم صاحب سیالکوٹی اور حضرت مولوی برہان الدین صاحب جہلمی اپنے تقویٰ ، بزرگی اور وجاہت کے ساتھ ساتھ دینی علوم میں زبردست مہارت رکھنے والے

عالم باعمل تھے۔حضرت مولوی عبدالکریم صاحب سیالکوٹی عربی، فارسی، انگریزی اور اردو زبان پر عبور اور مہارت رکھتے تھے۔آپ دین کا گہرا علم رکھنے والے اور پرجوش مقرر تھے۔آپ بڑی بڑی نوکریوں کو چھوڑ کر قادیان میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں حاضر ہوئے اور تحریر و تقریر کے ذریعہ آپ کے پیغام اور مشن کو پھیلانے کے لئے اپنی زندگی گویا وقف کردی۔۔۔۔۔۔۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے لائے ہوئے پیغام کو ہر رنگ میں پہنچانا آپ کا اولین مشن ہوتا تھا آپ فرمایا کرتے تھے کہ وہ تقریر اور کلام حرام ہے جس میں حضرت مسیح موعود کی سچائی کا ذکر نہ ہو۔ آپ کی اسی عاشقانہ خوبی اور محبت کا ذکر کرتے ہوئے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:

"وہ اس سلسلہ کی محبت میں بالکل محو تھے۔۔۔۔وہ ہماری محبت میں ایسے محو ہو گئے تھے کہ اگر ہم دن کو کہتے کہ ستارے ہیں اور رات کو کہتے کہ سورج ہے تو وہ کبھی مخالفت کرنے والے نہ تھے۔۔۔۔ان کو میرے ساتھ نہایت درجہ کی محبت تھی اور وہ اصحاب الصفہ میں سے ہو گئے تھے جن کی تعریف خدا تعالیٰ نے پہلے سے ہی اپنی وحی میں کی تھی۔۔۔۔اسلام پر جو اندرونی بیرونی حملے ہوتے تھے ان کے دفاع میں اپنی عمر بسر کردی باوجود اس قدر بیماری اور ضعف کے ہمیشہ ان کی قلم چلتی رہتی تھی۔ان کے متعلق ایک خاص الہام بھی تھا۔"مسلمانوں کا لیڈر" میں جانتا ہوں کہ ان کا خاتمہ قابل رشک ہوا کیونکہ ان کے ساتھ دنیا کی ملونی نہ تھی۔

اسی طرح حضرت مولوی برہان الدین صاحب جہلمی ایک صوفی بزرگ تھے۔ آپ تفسیر و حدیث اور دیگر دینی علوم کے ایک متبحر عالم تھے اور عربی، اردو، فارسی اور پشتو کے ماہر اور تحریر و تقریر میں یکتائے روزگار تھے،حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی محبت میں اس طرح

فنا تھے کہ حضورؑ جب 1904ء میں سیالکوٹ تشریف لے گئے تو وہاں حضرت اقدسؑ اپنے خدام کے ہمراہ کہیں جا رہے تھے کہ کسی عورت نے کھڑکی سے حضور پر راکھ ڈالی، حضورؑ گزر گئے مگر راکھ مولوی صاحب کے سر پر پڑی۔ آپ پر محویت طاری ہوگئی اور نہایت خوشی سے فرمانے لگے 'پا اے مایئے پا' یعنی بڑھیا اور راکھ ڈالو۔ اسی طرح ایک موقعہ پر بعض شریروں نے ایک مرتبہ حضرت مولوی صاحب کو پکڑ کر آپ کے منہ میں گوبر ٹھونس دیا لیکن آپ نے نہایت بشاشت کے ساتھ فرمایا "او برہانیا ایہہ نعمتاں کھتوں"

یہ دو وہ بزرگ عالم دین تھے کہ جن کی وفات پر حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو یہ توجہ پیدا ہوئی کہ اب علمائے دین کے جانشین بھی تیار ہونے چاہئیں۔ چنانچہ آپؑ فرماتے ہیں۔

"ہماری جماعت میں سے اچھے اچھے لوگ مرتے جاتے ہیں۔ چنانچہ عبدالکریم صاحب جو ایک عجیب مخلص انسان تھے اور ایسا ہی اب مولوی برہان الدین صاحب جہلم میں فوت ہوگئے۔ مگر افسوس ہے کہ جو مرتے ہیں ان کا جانشین ہم کو کوئی نظر نہیں آتا۔ مجھے مدرسہ کی طرف دیکھ کر بھی رنج ہی پہنچتا ہے کہ جو کچھ ہم چاہتے تھے وہ بات اس سے حاصل نہیں ہوئی۔ اگر یہاں سے بھی طالب علم نکل کر دنیا کے طالب ہی بننے تھے تو ہمیں اس کے قائم کرنے کی ضرورت ہی کیا تھی۔ ہم تو چاہتے تھے کہ دین کے لئے خادم پیدا ہوں۔"

پھر تسلسل میں فرماتے ہیں۔

"یہ تھا وہ عظیم الشان مقصد جس کے لئے جامعہ احمدیہ کے قیام عمل میں لایا گیا کہ ویسے ہی عالم باعمل اور پرجوش واعظین اور مربیان سلسلہ کے تیار ہوں جو اپنی زندگیاں اسی کام کے لئے وقف کر چکے ہوں۔ اس نیک اور عظیم مقصد کے لئے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دل میں جو جوش موجزن تھا اور اس کی برکات کی لذتوں سے آپؑ کی روح جس طرح آشنا تھی

اسی کا اظہار کرتے ہوئے آپؑ یوں فرماتے ہیں۔

"اگر کوئی تائید دین کے لئے ایک لفظ نکال کر ہمیں دے دے تو ہمیں موتیوں اور اشرفیوں کی جھولی سے بھی زیادہ بیش قیمت معلوم ہوتا ہے۔ جو شخص چاہے کہ ہم اس سے پیار کریں اور ہماری دعائیں نیازمندی اور سوز سے اس کے حق میں آسمان پر جاویں۔ وہ ہمیں اس بات کا یقین دلا دے کہ وہ خادم دین ہونے کی صلاحیت رکھتا ہے۔"

پس میرا اس تاریخی اور مبارک موقعہ پر آپ کے لئے یہی پیغام ہے کہ اپنے اندر وہ جوش اور ولولہ پیدا کریں جو حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دل میں موجزن تھا، اسلام اور محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت اور توحید کی اشاعت کے لئے وہ تڑپ پیدا کریں جو آپؑ کے دل میں ایک آگ لگائے ہوئے تھی اور آپ کو بے چین کئے ہوئے تھی تا آپ بھی حضرت اقدس علیہ السلام کی دعاؤں اور آپ کے پیار کے وارث بنیں۔ اس عظیم مقصد کے حصول کے لئے قرآن شریف کی تلاوت اور غور و فکر کے ساتھ تلاوت کریں، امام کے خطبات کو غور سے سنیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو ان باتوں پر عمل کرنے کی توفیق دے۔ آپ علم و معرفت میں ترقی کرنے والے بنیں اور دین و دنیا کی حسنات کو پانے والے ہوں۔ آمین"

چھاؤنی بنا کر اپنے علاقے مضبوط کریں:

حضور انور نے جلسہ سالانہ UK کے موقعہ پر مورخہ 31؍جولائی 2003ء کو دُنیا بھر سے آئے ہوئے مربیان سے ملاقات کے دوران درج ذیل ہدایات فرمائیں:

ا۔ رپورٹ To The Point ہونی چاہئے۔

۲۔ دورہ جات نتیجہ خیز ہوں۔ جماعت کے مسائل کیا ہیں۔اُن کوحل کرنے کے لئے کیا کوشش کی۔

۳۔ احباب جماعت بالخصوص بچوں کی تعلیم وتربیت کی طرف توجہ دیں۔اس کے لئے کلاسز کا اہتمام ہو۔لڑکوں کے لئے الگ کلاسز اور بچیوں کے لئے الگ کلاسز لگائیں۔

۴۔ ذیلی تنظیموں کی طرف سے مطالعہ کے لئے جو ماہانہ کتب مقرر ہوتی ہیں کوشش کریں کہ ہر ذیلی تنظیم کا ہر ممبر اپنے سے متعلقہ کتب کا مطالعہ کریں اور امتحان دے۔

۵۔ ہر برانچ میں لائبریری کا قیام ہو جس سے نوجوان نسل استفادہ کرے۔

۶۔ مالی نظام سے ہر ممبر کو منسلک کروانے کے لئے بھر پور سعی کریں اس کے لئے ذیلی تنظیموں سے مدد لیں۔

حضورانور نے درج ذیل فقرہ دوتین دفعہ مربیان سے اپنی گفتگو کے دوران استعمال کیا۔

"چھاؤنی بنا کر اپنے علاقے مضبوط کریں۔"

ماتحت کے لئے دُعا کریں:

فرمایا:

"امراء اور عہدیداران یا مرکزی کارکنان یہ دعا کریں کہ ان کے ماتحت یا جن کا ان کا نگران بنایا گیا ہے شریف النفس ہوں۔ جماعت کی اطاعت کی روح ان میں ہو اور نظام جماعت کا احترام ان میں ہو۔"

(مشعل راہ جلد پنجم حصہ اوّل صفحہ 110,109)

مربیان کرام کے لئے حضور انور کی دُعا

"اللہ تعالیٰ مربیان اور کارکنان کو بھرپور خدمتوں کی توفیق عطا فرمائے اور آپ سب کی کوششوں کے نیک نتائج ظاہر فرمائے۔ آمین"

(خط بنام ناظر صاحب اصلاح وارشاد مورخہ 04/اپریل 2007ء)